

از عدالتِ عظمیٰ

اسٹیمین لمیٹڈ۔

بنام

سٹیٹ آف ہماچل پردیش

تاریخ فیصلہ: 6 مارچ، 1997

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

ثالثی ایکٹ، 1940: دفعہ 30۔

ایوارڈ-کاچیلنج-بنیاد-ثالث پیشرو ثالث کے سامنے اٹھائے گئے قانون کے سوال کا جواب دینے میں ناکام رہا۔ غیر معلل ایوارڈ سے یہ معلوم کرنا ممکن نہیں تھا کہ آیا ثالث نے اپنے ذہن کو دعوے کے کسی حصے پر لگایا تھا یا نہیں۔ ثالث نے فریق کو اپنا موقف پیش کرنے کا معقول موقع فراہم نہیں کیا۔ دیا گیا سود 6 فیصد کی شرح سے بہت کم تھا جبکہ دعویٰ 18 فیصد کے لیے تھا۔ قرار پایا کہ: ثالث کی طرف سے ایک مسئلہ کے طور پر وضع کردہ قانون کا ایسا کوئی سوال نہیں۔ ریاست کی طرف سے کمپنی کی جائیدادوں پر زبردستی قبضہ کرنے کا الزام۔ ترمیم شدہ دعوے میں کوئی علیحدہ دعویٰ نہیں کیا گیا۔ مقدمہ کا موثر جواب دینے کا معقول موقع۔ دینا۔ یہ بات ثالث کی جانب سے کی گئی نشستوں کے تفصیلی رونداد سے ثابت ہوتی ہے۔ یہ سوچنے کی کوئی معقول وجہ نہیں کہ ثالث نے مقدمے کے متعلقہ حقائق اور حالات کو مد نظر رکھے بغیر 6 فیصد پر سود دیا تھا۔ دفعہ 30 میں مذکور معاملات تک محدود ایوارڈ میں مداخلت کرنے کا عدالت کا دائرہ اختیار۔

درخواست گزار / درخواست گزار کوپل کی تعمیر کا کام دیا گیا۔ چونکہ کام کی پیش رفت اور اس کے لیے ادائیگیوں کے حوالے سے فریقین کے درمیان کچھ تنازعہ تھا، درخواست گزار نے ثالث کے ذریعے عدالتی فیصلہ لیے تنازعات / اختلافات پیش کیے۔ تاہم، جواب دہندگان نے معاہدہ منسوخ کرنے کے علاوہ تاوان بھی عائد کیا۔ معاہدہ منسوخ کرنے اور تاوان عائد کرنے کے حکم کے خلاف، درخواست گزار نے ریاستی حکومت سے کامیابی کے ساتھ اپیل کی۔ نتیجتاً، درخواست گزار کو

کام کے ساتھ آگے بڑھنے کی اجازت دی گئی اور تنازعات کو ثالث کے پاس بھیج دیا گیا۔ ثالث حوالہ پر داخل ہوا۔ جب ثالثی کی کارروائی جاری تھی، جواب دہندگان نے آخر کار دوبارہ معاہدہ منسوخ کر دیا۔

درخواست گزار نے بالآخر معاہدہ منسوخ کرنے کے نتیجے میں ثالث کے سامنے اضافی دعوے پیش کیے۔ درخواست گزار نے ثالث کے سامنے قانون کا سوال بھی اٹھایا۔ ثالث نے اس سوال کو ثالثی ایکٹ 1940 کی دفعہ 13(b) کے تحت عدالت عالیہ کی رائے کے لیے بھیجا۔ جب کہ وہ زیر التواء تھا ایک نیا ثالث مقرر کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے پچھلے ثالث کو ہٹانے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے نئے ثالث کے ساتھ کام جاری نہیں رکھا۔ چونکہ عدالت عالیہ کی طرف سے ثالثی کے معاملے پر مزید کارروائی کے لیے کوئی حکم منظور نہیں کیا گیا تھا، اس لیے درخواست گزار نے اس عدالت کے سامنے منتقلی پٹیشن دائر کی۔ اس عدالت نے ثالث کا تقرر کر کے منتقلی پٹیشن کو نمٹا دیا۔ مذکورہ ثالث نے بضابطہ طور پر حوالہ درج کیا، زیادہ سے زیادہ 10 نشستوں / سماعتوں کا انعقاد کیا اور ہر اجلاس کے روناؤ کو تفصیل سے تیار کیا۔ اس کی بنیاد پر ایک ایوارڈ منظور کیا گیا اور اس عدالت میں دائر کیا گیا۔ درخواست گزار نے ایوارڈ کو چیلنج کرتے ہوئے درخواست دائر کی تھی۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ ثالث پیشرو ثالث کے سامنے اٹھائے گئے قانون کے سوال کا جواب دینے میں ناکام رہا، چونکہ ثالث نے غیر معلل ایوارڈ دیا تھا اس لیے یہ معلوم کرنا ممکن نہیں تھا کہ آیا اس نے دعوے کے کسی حصے پر اپنا ذہن لگایا تھا؛ کہ ثالث نے کیس اجلاس کرنے کا معقول موقع نہیں دیا تھا؛ اور یہ کہ دیا گیا سود بہت کم شرح پر تھا کیونکہ دعویٰ 18 فیصد کا تھا اور ایوارڈ 6 فیصد پر تھا۔

درخواست کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. دونوں فریقوں کی رضامندی سے، ثالث نے عدالتی فیصلہ لیے مسائل تیار کیے اور اب قانون کا سوال اٹھایا جانا ان مسائل میں سے ایک نہیں تھا۔ مزید یہ کہ عدالت کے ذریعے نئے ثالث کی تقرری کے بعد قانون کا نام نہاد سوال اپنی مطابقت کھودیتا ہے، کیونکہ درحقیقت اس عدالت کے ثالث کی تقرری کے بعد معاہدے کو منسوخ کرنے کا کوئی عمل نہیں ہوا۔ لہذا، پہلے نکتے میں کوئی مادہ نہیں ہے۔

2. ثالث نے اپنے سامنے پیش کیے گئے ترمیم شدہ دعووں کی روشنی میں کمپنی کی جائیداد کے لیے ایک علیحدہ سرے کے تحت کوئی رقم نہ دینے کا کافی جواز پیش کیا۔ اس طرح اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ کمپنی کی جائیداد کے حوالے سے جو دعویٰ اصل میں پیش کیا گیا تھا جس پر مبینہ طور پر مدعا علیہ نے غیر قانونی اور زبردستی قبضہ کر لیا تھا، اس پر ثالث نے الگ سے غور نہیں کیا تھا۔ درحقیقت ترمیم شدہ دعوے میں درخواست گزار کی طرف سے ایسا کوئی علیحدہ دعویٰ نہیں کیا گیا تھا۔

3. یہ دلیل کہ درخواست گزار کو مقدمے سے اجلاس معقول موقع نہیں دیا گیا تھا، نشستوں میں ثالث کے تفصیلی روئداد کے پیش نظر قابل قبول نہیں ہے جو تعداد میں 10 تک بڑھ گئے تھے۔

سریش راگھو دیسائی و دیگر بنام شریمتی وجیا و نایک گھاگ، [1988] 4 ایس سی سی 591 اور راج پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی و دیگران بنام میسرز چو کھمل ٹھیکیدار و دیگران، [1989] 2 ایس سی سی 721، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

4. یہ سوچنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ ثالث نے مقدمے کے متعلقہ حقائق اور حالات کو مد نظر رکھے بغیر دعویٰ کیے گئے 18 فیصد کے مقابلے 6 فیصد پر سود دیا ہے۔ مزید یہ کہ ایوارڈ میں مداخلت کرنے کا عدالت کا دائرہ اختیار ثالثی ایکٹ 1940 کی دفعہ 30 میں مذکور معاملات تک محدود ہے اور سود سے متعلق نقطہ ایکٹ کی دفعہ 30 کے دائرے میں نہیں آئے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: باہمی درخواست نمبر 1۔

اس میں

منتقلی کی درخواست (ج) نمبر 233، سال 1980۔

کے ساتھ

خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 15978، سال 1986۔

سی آر نمبر 5، سال 1973 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 3.7.86 کے فیصلے

اور حکم سے۔

درخواست گزار / درخواست گزار کے لیے ایم ایل ورما اور ایس کے گمبیر۔

جواب دہندگان کے لیے بی دتہ، ایل آر ناتھ اور جے ایس اٹری۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹا سوامی، جسٹس نے سنایا۔

حقائق کی قریبی اور محتاط جانچ پڑتال پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان معاملات میں تنازعہ ایک بہت ہی تنگ دائرے میں ہے، لیکن طویل مدتی دلائل کو ان معاملات کا حوالہ دے کر حل کیا گیا جن کا ان معاملات میں اصل تنازعات سے کوئی حقیقی تعلق نہیں ہے۔

ان دونوں معاملات کو دائر کرنے کی طرف لے جانے والے مختصر حقائق درج ذیل ہیں:

چمپا میں دریائے راوی پر سینٹاپل کی تعمیر کا کام درخواست گزار / درخواست گزار (میسرز اسٹیمین لمیٹڈ) کو 31.12.1969 پر بات چیت کے بعد دیا گیا تھا۔ ہم تفصیلات نہیں دے رہے ہیں کیونکہ وہ ضروری نہیں ہیں۔ چونکہ فریقین کے درمیان کام کی پیش رفت اور اس کے لیے ادائیگیوں کے حوالے سے کچھ تنازعہ تھا۔ درخواست گزار کمپنی نے معاہدے کی شق 29 کے مطابق ثالث کے ذریعے عدالتی فیصلہ لیے تنازعات / اختلافات پیش کیے۔ جبکہ چمپا ڈویژن کے ایگزیکٹو انجینئر نے 5.7.1971 پر معاہدہ منسوخ کرنے کے علاوہ 63,000 روپے کا تاوان عائد کیا۔ معاہدہ منسوخ کرنے اور تاوان عائد کرنے کے حکم کے خلاف، درخواست گزار کمپنی نے کامیابی کے ساتھ ہماچل پردیش کی حکومت سے اپیل کی۔ نتیجتاً، کمپنی کو کام جاری رکھنے کی اجازت دی گئی اور تنازعات کو ثالث کے پاس بھیج دیا گیا۔

چونکہ اصل میں مقرر کردہ ثالث درخواست گزار کمپنی ون کے لیے قابل قبول نہیں تھا، مسٹر آر کے سرکار کو فریقین کی باہمی رضامندی سے ثالث کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ مذکورہ ثالث حوالہ پر داخل ہوا۔

جب ثالثی کی کارروائی جاری تھی، جواب دہندگان نے آخر کار 7.6.1972 پر معاہدہ منسوخ کر دیا۔

7.10.1972 پر، درخواست گزار کمپنی نے بالآخر معاہدہ منسوخ کرنے کے نتیجے میں ثالث کے سامنے اضافی دعوے پیش کیے۔ درخواست گزار کمپنی نے ثالث کے سامنے قانون کا سوال بھی اٹھایا، یعنی کیا مدعا علیہ سست پیش رفت کی بنیاد پر معاہدہ منسوخ کرنے کا اہل تھا جب تنازعہ کا

معاملہ مقدمے کے زیر التواء ہونے کے دوران ثالث کے سامنے زیر سماعت تھا۔ ثالث نے بھارتیہ ثالثی ایکٹ کی دفعہ 13(b) کے تحت ہماچل پردیش عدالت عالیہ کی رائے کے لیے اس سوال کا حوالہ دیا۔ جب کہ یہ زیر التواء تھا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر آر کے سرکار کی جگہ مسٹر او بی سبلوک کو ثالث مقرر کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے ثالث کے متبادل کو عدالت عالیہ میں چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے مسٹر آر کے سرکار کو ہٹانے اور مسٹر او بی سبلوک کی ثالث کے طور پر تقرری کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، مسٹر آر کے سرکار کو ثالث کے طور پر جاری نہیں رکھا۔ چونکہ ثالثی کے معاملے پر مزید کارروائی کے لیے عدالت عالیہ کی طرف سے کوئی حکم منظور نہیں کیا گیا تھا، اس لیے درخواست گزار کمپنی نے مقدمات کو کسی دوسری عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کے لیے ٹرانسفر پٹیشن نمبر 233، سال 1980 دائر کر کے اس عدالت کا رخ کیا۔ اس عدالت نے ایک مسٹر جی این راماسوامیہ، چیف انجینئر (IPH) ایچ پی پی ڈبلیو ڈی کو فریقین کی باہمی رضامندی کے ساتھ مذکورہ ثالث کو حوالہ پر داخل ہونے کی ہدایت اور دونوں فریقوں کو 3.9.1984 پر اس کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت کے ساتھ مقرر کر کے 12.3.1984 پر منتقلی کی درخواست کو نمٹا دیا۔

مذکورہ ثالث باضابطہ طور پر دفتر میں داخل ہوا، 10 نشستوں / سماعتوں کا انعقاد کیا اور ہر اجلاس کے رونداد کو تفصیل سے تیار کیا۔ اس کی بنیاد پر 14.6.1985 پر ایک ایوارڈ منظور کیا گیا ہے۔

عدالت عالیہ (جس کے سامنے مذکورہ قانون کا سوال پچھلے ثالث جناب آر کے سرکار نے بھیجا تھا) نے 3.7.1986 پر یہ کہتے ہوئے معاملہ نمٹا دیا کہ چونکہ جانشین ثالث نے ایوارڈ دیا تھا، اس لیے سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نظریے پر، عدالت عالیہ نے ریفرنس کے معاملے کو مسترد کر دیا۔ اس سے ناراض ہو کر مذکورہ خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی گئی ہے۔

جب ہم نے درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل سے پوچھا کہ کیا خصوصی اجازت کی درخواست میں کچھ باقی ہے نہ صرف ثالثی کے سامنے عدالتی فیصلہ لیے اٹھائے گئے مسائل کے پیش نظر بلکہ اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ ثالث کو بھی ایوارڈ منظور کرنے کے حوالے سے، جھکاؤ والے وکیل نے واضح طور پر پیش کیا کہ خصوصی اجازت کی درخواست بے نتیجہ ہو گئی ہے۔ اس کے مطابق، ہم اسے بے نتیجہ ہونے کے طور پر مسترد کرتے ہیں۔

اس عدالت میں ایوارڈ دائر کیا گیا ہے۔ درخواست گزار نے ایوارڈ پر عذراتات دائر کیے ہیں۔

ایوارڈ کو اس طرح چیلنج کرتے ہوئے، فاضل وکیل نے چار نکات اٹھائے۔

اٹھایا گیا پہلا نکتہ یہ ہے کہ ثالث کو پیشرو ثالث کے سامنے اٹھائے گئے قانون کے سوال کا جواب دینا چاہیے تھا اور ایسا کرنے میں ناکامی ایوارڈ کو خراب کرتی ہے۔

دوسرا، ثالث نے غیر معلل ایوارڈ دیا ہے اور اس لیے یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ آیا اس نے دعویٰ کے اس حصے پر اپنا ذہن لگایا ہے جس کی رقم دو لاکھ اٹھارہ ہزار روپے ہے جو معاہدہ منسوخ کرنے کے بعد ضبط شدہ سامان کی نمائندگی کرتی ہے۔

تیسرا، ثالث نے جواب دہندگان کے مقدمے سے اجلاس اور درخواست گزار کے مقدمے کو قائم کرنے کا معقول موقع نہیں دیا ہے۔ اس دلیل کی حمایت میں انہوں نے سریش راگھو دیسائی اور ایک اور بنام شریمتی وجیا ونایک گھاگ، [1988] 4 ایس سی سی 591 اور راج پور ڈویلپمنٹ اتھارٹی و دیگران بنام میسرز چو کھمل ٹھیکیداروں و دیگران، [1989] 2 ایس سی سی 721 پر انحصار کیا۔

اور آخری بات یہ ہے کہ دیا گیا سود بہت کم شرح پر تھا کیونکہ دعویٰ 18 فیصد کے لیے تھا اور انعام 6 فیصد پر تھا۔

جہاں تک پہلے نکتے کا تعلق ہے، ہمیں نہیں لگتا کہ مذکورہ سوال موجودہ ثالثی کی کارروائی سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس عدالت نے موجودہ ثالث کو فریقین کے درمیان تنازعات میں جانے کے لیے مقرر کیا تھا اور فریقین کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ثالث کے سامنے اپنے تنازعات پیش کریں۔ امر متعلقہ واقع فریقوں کی رضامندی سے۔ ثالث نے عدالتی فیصلہ لیے مسائل تیار کیے اور ان مسائل سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اب قانون کا سوال اٹھایا جانا ان مسائل میں سے ایک تھا۔ مزید یہ کہ اس عدالت کے ذریعے نئے ثالث کی تقرری کے بعد قانون کا نام نہاد سوال اپنی مطابقت کھودیتا ہے، کیونکہ درحقیقت اس عدالت کے ثالث کی تقرری کے بعد معاہدے کو منسوخ کرنے کا کوئی عمل نہیں ہوا۔ لہذا، پہلے نکتے میں کوئی مادہ نہیں ہے۔

دوسرے نکتے کے حوالے سے حقائق اس طرح ہیں۔ شق I اور II کے تحت اصل دعوے میں درخواست گزار کمپنی کا مطالبہ مندرجہ ذیل ہے:-

1000 روپے کے مجموعی اعداد و شمار میں		
I-	کمپنی کی طرف سے 16.9.1972 تک کیا گیا کام جب اسے زبردستی بے دخل کیا گیا تھا، تقریباً	12,00,000.00
	کم کرے ایچ پی پی ڈبلیو ڈی سے موصول ہونے والی قیمت، نقد یا مواد کی شکل میں	3,00,000.00 (-)
	...	9,00,000
	زائد کمپنی کی جائیداد کے لیے غیر قانونی طور پر اور محکمہ کے ذریعے 16.9.72 پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا	4,18,000.00 (+)
	کم مالیت کا مواد جو کمپنی کے حوالے کیا گیا	2,00,000.00 (-)
		11,18,000.00
	کام کی تکمیل اور جائیداد کے زبردستی قبضے میں لیے جانے کی بنیاد پر قابل وصول مجموعی رقم، بمعہ سالانہ 18% شرح سود مورخہ 16-09-1972 سے 15-09-1984 تک، یعنی 12 سال کی مدت کے لیے اس مد کے تحت کمپنی 15-09-1984 تک جس مجموعی رقم کی حقدار ہے	24,15,000.00 (+)
	فوجداری بد اعتمادی، جھوٹے شواہد تیار کرنے، شرانگیزی، جعل سازی، اور دھوکہ دہی کے باعث، جس کا مقصد درخواست گزار کو ناجائز نقصان اور ضرر پہنچانا تھا، ہر جانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کمپنی وہ رقم بطور ہرجانہ طلب کرتی ہے جس سے اسے غیر قانونی طور پر محروم رکھا گیا۔	32,33,000.00
II-		11,18,000.00

مندرجہ بالا دعووں میں موجودہ ثالث کے سامنے ترمیم کی گئی، جواب یوں پڑھے جاتے ہیں:

درخواست گزار کے ذریعے پیش کیے گئے دعوے:-

- I- (a) کمپنی کی جانب سے 16-09-1972 تک مکمل کیے گئے کاموں کا
دعویٰ 11,18,000.00 روپے
- (b) I(a) رقم کے حصہ پر 18 فیصد سالانہ کی شرح سے 12 سال کی
مدت کے لیے سود 24,15,000.00 روپے
- II- معاہدے کی شق کے مطابق کمپنی کی جانب سے کسی بھی وجہ سے کیے گئے
دعوے 11,18,000.00 روپے

[دیگر شقوق کو غیر متعلقہ کے طور پر خارج کر دیا گیا ہے]

ثالث نے ترمیم شدہ دعوے کی بنیاد پر یہ ایوارڈ مندرجہ ذیل طریقے سے منظور کیا ہے:-

نمبر شمار	درخواست گزار کی طرف سے ترجیح شدہ دعوے	دعویٰ شدہ رقم (روپے)	ایوارڈ شدہ رقم
I-(a)	کمپنی کی جانب سے 16-09-1972 تک مکمل کیے گئے کاموں کا دعویٰ	11,18,000.00	میں روپے بتیس ہزار نو سو انتالیس اور ترسٹھ پیسے فقط (42,949.63 روپے) بطور انعام دیتا ہوں
(b)	حصہ I(a) کے تحت رقم پر سود	24,15,000.00	"میں 12 سال کی مدت کے لیے، آج کی تاریخ تک، چھ فیصد سادہ سود کا انعام دیتا ہوں، جس کی مجموعی رقم روپے تیس ہزار نو سو تیس اور تہتر پیسے فقط (30,923.73 روپے) بنتی ہے۔"
II-	کمپنی کی جانب سے ہر جانے کے دعوے (یہ دعویٰ سابقہ شق 'معاہدے کی کسی بھی وجہ سے' کے تحت کیے گئے دعوے میں ترمیم کے بعد کیا گیا ہے)، اور رقم وہی برقرار رکھی گئی ہے۔	11,18,000.00	میں روپے تیس ہزار دو سو پچیس (23,225) جو کہ فریق مخالف کے پاس جمع ہیں، کا انعام دیتا ہوں۔ مزید برآں، میں اسٹورز وغیرہ کی انویٹری کے سلسلے میں روپے پچاس ہزار (50,000) کا انعام دیتا ہوں۔ یوں کل رقم روپے تہتر ہزار دو سو پچیس فقط (73,225.00) بنتی ہے۔

ثالث ہماری رائے میں اس کے سامنے پیش کردہ ترمیم شدہ دعووں کی روشنی میں زبردستی
قبضے میں لی گئی کمپنی کی جائیداد کے لیے علیحدہ سرے کے تحت کوئی رقم نہ دینے میں بالکل جائز
تھا۔ اس طرح اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ کمپنی کی جائیداد کے حوالے سے جو دعویٰ اصل

میں پیش کیا گیا تھا جسے مبینہ طور پر مدعا علیہ نے غیر قانونی اور زبردستی قبضہ کر لیا تھا، اس پر ثالث نے الگ سے غور نہیں کیا تھا۔ جواب واضح ہے کہ درخواست گزار نے ترمیم شدہ دعوے میں ایسا کوئی علیحدہ دعویٰ نہیں کیا تھا۔ لہذا ہمیں دوسرے نکتے کو بھی مسترد کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔

جہاں تک تیسرے نکتے کا تعلق ہے، یعنی کہ درخواست گزار کو مقدمے کو ثابت کرنے کا معقول موقع نہیں دیا گیا تھا، ہمیں نہیں لگتا کہ ہم نشستوں میں ثالث کے تفصیلی رونا دہ کو دیکھنے کے بعد اس دلیل کو قبول کر سکتے ہیں جو تعداد میں 10 تک بڑھ گئی تھی۔ درحقیقت، ہم نے پایا کہ ثالث نے درخواست گزار کمپنی سے بار بار امر متعلقہ واقع تائید کے لیے دستاویزات پیش کرنے کو کہا تھا۔ لیکن درخواست گزار نے ثالث کی ہدایات کے ساتھ صرف جزوی طور پر مرتب کیا ہے۔ ثالث نے دونوں فریقوں کو اپنے اپنے دعوے پیش کرنے کا مکمل اور معقول موقع دیا تھا۔ آخری نشست کی تاریخ 5.4.85 پر، ثالث نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:-

'جہاں تک زبانی سماعت کا تعلق ہے، یہ بند ہے لیکن اگر عدالت کو مذکورہ بالا تاریخوں کے اندر دونوں فریقوں سے حتمی جواب موصول ہونے کے بعد کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو فریقین کو عدالت کی طرف سے درکار اس طرح کی وضاحت طلب کرنے کے لیے مختصر نوٹس پر طلب کیا جا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا کے مطابق، ایسا لگتا ہے کہ ثالث نے دونوں فریقوں کو کچھ وضاحت طلب کرنے کے لیے خطوط بھیجے تھے۔ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، درخواست گزار کے وکیل نے دلیل دی کہ ثالث نے درخواست گزار کو شکوک و شبہات کو واضح کرنے کے لیے مناسب وقت نہیں دیا ہے۔ فاضل وکیل نے ہماری توجہ کارروائی مورخہ 30-05-1985 کے اختتامی حصے میں درج ایک تحریر ضمیمہ کی جانب بھی مبذول کرائی۔ تحریر ضمیمہ درج ذیل ہے:

'کہ سماعت کے دوران، درخواست گزار نے دستاویزات کو دیکھنے اور وضاحت دینے کے لیے وقفے کی درخواست کی۔ اس کے مطابق، عدالت نے کارروائی کے دوران آدھے گھنٹے کے لیے ملتوی کر دیا۔'

فاضل وکیل کے مطابق، ثالث کو دیا گیا وقت شکوک و شبہات کو واضح کرنے کے لیے مکمل طور پر ناکافی تھا اور اس لیے کوئی معقول موقع نہیں تھا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، نشستوں کے دوران

تیار کردہ ثالث کے رونا دھون کو دیکھنے کے بعد، ہمیں نہیں لگتا کہ دلیل میں کوئی چیز موجود ہے۔ مزید یہ کہ کوئی بھی وکیل یہ وضاحت کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا کہ تحریر ضمیمہ کس نے بنایا اور اسے ثالث کی کارروائی میں کب داخل کیا گیا۔ درخواست گزار کے وکیل کی طرف سے اس دلیل کی حمایت میں دیے گئے فیصلے کہ معقول موقع کی کمی سے ایوارڈ خراب ہو جائے گا، ہو سکتا ہے اس کی مدد کے لیے نہ آئیں کیونکہ ہم معاملے کے حقائق پر مطمئن ہیں، بشمول ریکارڈ سے، جن میں باریکی سے تیار کردہ منٹ بھی شامل ہیں، کہ ثالث نے دونوں فریقوں کو مکمل اور معقول موقع دیا تھا۔ اس کے مطابق، ہمیں اس نقطہ میں بھی کوئی قوت نہیں ملتی ہے۔

جہاں تک سود سے متعلق آخری نکتے کا تعلق ہے، ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ سود سے متعلق معاہدے میں کوئی شق نہیں ہے۔ ثالث سے پہلے ایسا لگتا ہے کہ دونوں فریق 18 فیصد کی شرح سود پر متفق ہیں۔ تاہم، مقدمے کے حقائق اور حالات میں ثالث نے 6 فیصد پر سود دیا۔ فریقین کے درمیان معاہدے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مقدمے کے دیگر حقائق اور حالات سے قطع نظر ثالث اس شرح پر پھنس گیا تھا۔ ہمارے پاس یہ سوچنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ ثالث نے مقدمے کے متعلقہ حقائق اور حالات کو مد نظر نہ رکھتے ہوئے 18 فیصد دعوے کے مقابلے 6 فیصد پر سود دیا ہے۔ مزید یہ کہ ایوارڈ میں مداخلت کرنے کا عدالت کا دائرہ اختیار ثالثی ایکٹ کے دفعہ 30 میں مذکور معاملات تک محدود ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ہمارے سامنے اٹھایا گیا آخری نقطہ ایوارڈ میں مداخلت کرنے کے لیے دفعہ 30 کے دائرے میں آئے گا۔

نتیجے میں منتقلی پٹیشن (دیوانی) نمبر 80/233 کے ساتھ ساتھ خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 86/15978 میں عبوری درخواست 1/96 کو مسترد کر دیا گیا۔ تاہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل اور درخواست مسترد کر دی گئی۔